ایک خوبصورت سَراب

ہم ایک لالچ کی دُنیا میں رہتے ہیں۔ جیسے ہی ہم اپنے گھر سے نکلتے ہیں اور اپنی گاڑی میں بیٹھتے ہیں تو یہ خیال آنے لگتا ہے کہ گاڑی میں جگہ کی کچھ کمی سی ہے، گاڑی کو تھوڑا سا بڑا ہونا چاہیئے یا یہ کہ ایک بالکل نئی گاڑی ہونی چاہیئے۔ اپنے ہمسایوں کے گھر کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ خیال آسکتا ہے ''ان کا پورچ کتنا خوبصورت ہے، ... ہمیں بھی ایسا ہی بنوانا چاہیئے''۔ دفتر کی طرف جاتے ہوئے ہمیں یہ خیال آسکتے ہیں کہ ''اگر میں واقعی مقابلے کی دوڑ میں رہنا چاہتا ہوں تو مجھے یقیناً اس جگہ سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے''۔ اور پھر مزید اور خیال ...

''میرے بچوں کے بالوں کا سٹائل بدلوانے اور اُن کے نئے کپڑوں کی ضرورت ہے''، ''مجھے اپنے بچوں کے لئے نئی Xbox گیم لینی چاہیئے''، ''ہم سب کو فیملی کے ساتھ کہیں چھٹیاں منانے جانا چاہیئے بلکہ مجھے سمندر کنارے یا اس جیسی کسی پوش جگہ پر ایک نیا گھر لینا چاہیئے''۔

اس بات کا ہمیشہ یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم دوسروں سے حسد کرتے ہیں لیکن انسان ہونے کے ناطے جیسے ہماری تخلیق کی گئی ہے، ہمیں اکثر مادی اشیاء کی چاہ ہوتی ہے اور ہم ان کی خواہش کرتے ہیں۔ ایسا ہونا ہمیں کوئی بُرا آدمی یا بُرا مسلمان نہیں بنا دیتا۔

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ... آخر کب ہم ان خواہشات میں انتہائی دُور تک نکل جاتے ہیں؟ اور کب ہم دانستہ طور پر باڑھ کے دوسری جانب دیکھنا شروع کر دیتے ہیں، جہاں دوسری طرف کا سماں زیادہ ہرا بھرا نظر آرہا ہوتا ہے؟ آخر یہ کب ہوتا ہے کہ ہماری جبلّتیں اور خواہشات ہماری زندگی کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہیں اور ہم صرف مادی چیزوں کو ہی دیکھنا شروع کر دیتے ہیں یا پھر اُن چیزوں کو جو ہمارے پاس نہیں ہوتیں؟ ہم آخر کب ایک لکیر کھینچتے ہیں؟ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ہم ان خواہشات میں ہی قید سے ہو جاتے ہیں؟

ہم فطری طور پر انسان ہیں۔ ہماری کچھ جبلتیں ہیں۔ ہم کچھ خواہشات و آرزوئیں رکھتے ہیں جنہیں بحیثیتِ انسان پُورا ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بھُوک بھی لگتی ہے ...اور ہمیں معلوم ہے کہ ہمیں کھانے کی ضرورت ہے۔ اور یقیناً یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو قصوروار سمجھنا چاہئے۔ جس طرح ہمیں کھانے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بحیثیتِ انسان ہم ایک آرام دہ گھر اور عُمدہ لباس بھی پہننا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ". قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً. قَالَ " إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ »

"جس شخص کے قلب میں رائی برابر بھی تکبر ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص جو اچھے لباس اور جوتوں کے پہننے کو پسند کرتا ہے تو کیا وہ بھی تکبر کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر حق کو رد کرنا اور دوسرے لوگوں کو کمتر سمجھنا ہے" (مسلم)۔

غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ تمناؤں اور آرزوؤں کی اس دنیا میں ہم مختلف چیزوں کی چاہت میں لگے رہتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہتے ہیں کہ ہم ان کو حاصل کریں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہتے ہیں کہ ہم جستجو کریں، آگے بڑھیں اور ان چیزوں سے فائدہ اُٹھائیں جو کہ اللہ نے تخلیق کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴾

"اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کر دیا تو اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اُس کا دیا ہوا رزق کھاؤ۔ اور تم کو اُسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے" (الملک: 15)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم اس زمین سے فائدہ اُٹھائیں جو کہ انہوں نے ہمارے لئے ہی تخلیق کی ہے اور اللہ کے ہی عطا کردہ رزق میں سے کھائیں اور اُسی کی طرف ہی ہمیں لوٹ کر جی اٹھنا ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں یہ یاد دہانی کراتے ہیں کہ یہ سب اُسی ذات کا ہی دیا ہوا ہے اور اُسی کی طرف ہمیں واپس جانا ہے اور یہ یاد دہانی بھی کہ کائنات کے سب حُسن و جمال کا وہی خالق ہے لیکن کہیں ہم صرف اسی دُنیا میں ہی کھو کر نہ رہ جائیں اور راہِ حق سے یعنی اللہ کے دین کی دعوت سے ہٹ کر کہیں بھٹک نہ جائیں، یہ نہ بھُول جائیں کہ ہم اس دُنیا میں کیوں لائے گئے ہیں، ان چیزوں کی لالچ اور فتنوں میں نہ پڑ جائیں جو اللہ نے حرام کر دی ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ ہمارے لئے اصل راحت وسکون کہاں ہے۔

اس کائنات پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تخلیق اور اس کی طرف سے یاد دہانی کی لاتعداد نشانیاں ملتی ہیں اور اس کائنات سے بھی بہت بہتر نعمتیں ابھی آگے ہیں۔

غور کریں، جنگلات میں خطرناک جانور اور خونخوار درندے بھی پائے جاتے ہیں پھر بھی جنگلات میں کتنی خوبصورتی اور دلکشی ہوتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ سمندر کی لہریں ہمیں لمحوں میں غرق کر سکتی ہیں پھر بھی ہم ان کے سحر میں ڈوب جاتے ہیں۔ یہی اس دنیا کی حقیقت ہے۔ یہ ایک طرح سے یاد دہانی ہے کہ دُنیا کی یہ خوبصورتی اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو ان شاءاللہ آنے والی زندگی یعنی آخرت میں ہماری منتظر ہے۔ دنیا کی زندگی کو اس انداز سے دیکھیں تو ہمیں اس دُنیا میں حقیقی اطمینان اور خوشی ملے گی کیونکہ پھر ہم چاہے گھومیں پھریں، تیراکی کریں، ایک دوسرے سے محبت رکھیں، ہنسی مذاق کریں، ... اپنے خاندان والوں اور دوست احباب کے ساتھ باہر گھومیں پھریں، تیراکی کریں، ہم ہر حال میں اللہ کی تخلیقات سے خوش ہی رہیں گے، ہم اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ہی ایک دوسرے سے محبت واُنس رکھتے ہیں اور ہم دوسروں کے دلوں میں خوشیاں لانے کے لئے ہی ہنستے مسکراتے اور ہنسی مذاق کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب دُنیا کی زندگی کا ایک حصہ ہے، یہ ہماری اپنے رب کی عبادت کا بھی ایک حصہ ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ساتھ ہوتے ہوئے ہم اس دنیا میں کبھی بھی نہیں بِکھر سکتے! زندگی میں چاہے جیسے بھی حالات کیوں نہ پیش آجائیں، ہم ہر

طرح کے حالات میں مطمئن ہیں کیونکہ اُن میں ہمارے لئے بھلائی ہی ہوگی۔ کیا یہی حقیقی خوشی نہیں ہے ؟ کیا یہی وہ حقیقی مقصد نہیں ہے جسے لوگ اپنی پوری زندگی تلاش کرتے رہتے ہیں؟

یہی ایک تکمیل کا احساس ہے !

لہٰذا اگر آپ مجھ سے پوچھیں... کہ کیا آپ اپنی زندگی سے مطمئن ہیں؟

تو میرا جواب یہی ہوگا کہ میں اپنی زندگی کے ہر لمحہ سے مطمئن ہوتا ہوں، اور اس کا فائدہ اُٹھاتا ہوں، چاہے حالات اچھے ہوں یا نہ بھی ہوں۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں۔ پس اس دُنیا کی زندگی میں ... یعنی اس خوبصورت سَراب میں ... ہم خوبصورتی کو حق میں ہی دیکھتے ہیں۔